سوال

(23) آمین بالجہر امام' ماموم ومنفرد کےلیے صلوۃ جہر میں احادیث صحیحہ مرفوعہ' غیر منسوخہ سے ثابت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

آمین بالجہر امام وماموم ومنفرد کےلیے صلوٰۃ جہرہ میں کہنا احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں اوراس کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

آمین بالجہر کہنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے ۔ عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من قرائۃ القران رفع صوتہ وقال اٰمین رواہ الدار قطنی وحسنہ والحاکم وصححہ کذافی بلوغ المرام ۔ عن وائل بن حجر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین وقال اٰمین ومد بھا صوتہ رواہ الترمذی

ترجمہ : حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قرأت فاتحہ سے فارغ ہوتے ، تو بلند آواز سے آمین کہتے ۔ وائل بن حجر کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر المغضوب علیہم ولالین پڑھا تومیں نے خودسنا، کہ آپ نے بلند آواز سے آمین کہی ۔

پس ان حدیثوں سے آمین بالجہر کہنا امام کاثابت ہوا، لیکن منفرد پس حکم منفرد اور امام کا ہر چیز میں واحد ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہو، پس جب کہ ثابت ہوا واسطے امام کے ثابت ہوا واسطے منفرد کے باقی رہا حکم مقتدی کا پس لکھتا ہوں میں کہ مقتدی کا بھی آمین پکار کے کہنا حدیث مرفوع سے مستبط ہے اس واسطے کہ روایت ہے ابن عباس سے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماحسد تکم الیھود علی شئی ماحسد تکم علی اٰمین فاکثروا من قول اٰمین رواہ ابن ماجہ :

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حترم چچا کے بیٹے ہیں ۔ ہجرت سے تین سال قبل پیدا ہوئے ۔ امت محمدیہ کے بڑے عالم اور بہترین اشخاص میں سے ہیں ۔ بمقام طائف ۶۸ ھ میں بزمانہ ابن الزبیر وفات پائی ۔ (سعیدی)

یعنی فرمایا حضرت نے کہ نہیں حسد کیا یہود نے تم لوگوں کے ساتھ کسی فعل کے کرنے سے جس قدر کہ حسد کرتے ہیں تم لوگو کے آمین کہنے سے ، پس بہت کثرت کرو آمین کہنے کی ، اور ظاہر ہے کہ جب تک آمین بالجہر کہی نہ جاوے اور کانوں تک یہود کے آواز نہ پہنچے ، تب تک صورت حسد کی نہیں ہوسکتی ، اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب جہر الماموم بالتامین میں روایت کی ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا اٰمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ رواہ البخاری ۔

ترجمہ : حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غ یر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے متحد ہوجائے گی اس کے پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے ۔

پس لفظ قولوا سے جہر قول بالتامین مراد ہے اور مؤید اس کے ہے عمل حضرت ابوہریرہ کا کہ روایت کیا اس کو شیخ بدرالدین عینی نے کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں بیہقی سے

وکان ابو ھریرۃ موذنا لمروان فاشترط ان لایسبقہ بالضالین حتی یعلم انہ قد دخل فی الصف فکان اذاقال مروان ولا الضالین قال ابو ھریرۃ اٰمین یمد بھا صوتہ وقال اذا وافق تامین اھل الارض تامین اھل السماء غفر لھم رواہ البیہقی کذافی العینی

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ مروان کے موذن تھے آپ نے اس شرط سے کرلی تھی کہ مروان اس وقت تک ولا الضالین نہ پڑھے گا۔ جب تک کہ ابوہریرہؓ صف میں شامل نہ ہوں گے۔ جب مروان ولاالضالین کہتا تو حضرت ابوہریرہؓ بلند آواز سے آمین کہتے اور فرماتے جب زمین والوں کی آمین آسمان والوں کی آمین مل جاتی ہے تو ان کو بخش دیا جاتا ہے۔

اور امام ترمذی بعد روایت حدیث وائل بن حجرؓ کے فرماتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث وائل بن حجرؓ حدیث حسن وبہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و التابعین ومن بعدھم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولا یخفیھا وبہ یقول الشافعی واحمد واسحق انتھی۔

ترجمہ: امام ترمذی کہتے ہیں وائل بن حجرؓ کی حدیث حسن ہے بہت سے اہل علم صحابہ، تابعین اور بعد کے لوگوں کا یہی ارشاد ہے۔ کہ آدمی بلند آواز سے آمین کہے، آہستہ نہ کہے آہستہ نہ کہے امام شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق وغیرہ کا یہی مذہب ہے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 139-140

محدث فتویٰ